حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

سید ریاض حسین شاہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ پاکستان

امینِ الامت

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

سید ریاض حسین شاہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ خیابان سرسید سیکٹر تھری راولپنڈی
فون: ۴۱۸۷۶۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

یہ قانون تو نہیں لیکن کسی حد تک حقیقت ضرور ہے کہ فقر جرأت دیتا ہے۔ اور ثروت شجاعت چھینتی ہے۔ دولت حیلوں کی دہلیز سے ملتی ہے۔ اور فقر کو جرأت بے نیاز کا علیہ ہوتا ہے۔ دولت کو قائم رکھنا ہو تو عقلِ مشّاق کی ضرورت ہوتی ہے اور فقر کو قائم رکھنا ہو تو دلِ بے تاب کی حاجت ہوتی ہے۔ جیسے آگ اور پانی کا جوڑ نہیں ایسے ہی فقیروں اور دنیا گیروں کی راہیں یکساں نہیں۔ ———— یہ سب کچھ حقیقت ہونے کے باوجود ایک چشمۂ فیض ایسا ہے جہاں شیر اور بکری اکٹھے بیٹھے دکھائی دیتے ہیں۔ جہاں دنیا آخرت کے لئے ہوتی ہے اور آخرت دنیا کے لئے۔ ہاں ۔۔ ۔۔ !

درِ رسالتمآب صلی اللہ علی انبیاء الکریم وہ جا ہے جہاں محمود و ایاز ایک ہی صف میں دکھائی دیتے ہیں۔ جہاں عقل اور عشق کی راہیں مل جاتی ہیں۔ جہاں شریعت اور طریقت آفتاب و ماہتاب کی طرح ایک دوسرے کے تتبع میں رہتے ہیں۔ جہاں دولت ہوتی ہے لیکن جرأت اور شجاعت کے ساتھ اور فقر ہوتا ہے لیکن عقل اور احساس کے ساتھ، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی توجۂ معجز نما کے ساتھ ناممکن کو ممکن بنا دیا اور اپنے لائق صحابہ رضی اللہ عنہم کی صورت میں نفسیاتی عظمتوں کی وہ کوکب افشانی کی جس کی نظیر پیش کرنا تاریخِ انسانی کے بس کا روگ نہ رہا۔

مہدِ نبوت میں پروان چڑھنے والے انہی عظیم اور جلیل القدر بزرگوں میں سے ایک حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، تھے۔

شاداب چہرہ

سفید رنگت
گداز جسم
وجیہہ وجود
گھنی داڑھی
گنجان پٹے
لحیم ہتھیلیاں
ضخیم انگلیاں
سیاہ آنکھیں
دراز پلکیں
چوڑی پیشانی
سنجیدہ ادائیں
شان آر حلیہ
بڑے کلے ٹھلے کے انسان تھے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ
شاہی میں گدائی کا عجب نمونہ
دولت داری میں فقر آری کا لاثانی پیکر
شورش دوراں میں نازش ایام
اور بدی کے صحرا میں نیکی کی نسیم صبح دم
عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

"عام الفیل" میں دس سال بعد پیدا ہونے والے عبدالرحمٰن کا نام زمانۂ جہالت میں "عبد الکعبہ یا عبد عمرو رکھا تھا۔ اسلام لائے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نام تبدیل کر دیا۔ اور "عبدالرحمٰن" کے اسم نور پرور" سے مشرف فرمایا۔ آپ کی کنیت "ابو محمد" تھی اور والدہ ماجدہ کا نام "الشفا" تھا۔ نسبی اعتبار سے بنو زہرہ یا بنو کلاب سے تعلق رکھتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے "دار ارقم" میں داخل ہونے سے پہلے ہی آپ اسلام قبول کر چکے

تھے ... ... !!

نماز آنکھوں کی ٹھنڈک ہے ... ... !

خدمت معراجِ زندگی ہے ... ... !

اور ... ... !

جہاد تزکیۂ افکار و اعمال ہے ... ... !

زندگی کے یہ وہ تین اصول ہیں جو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے تا دمِ آخر اپنائے رکھے ... ... !!

والعصر ... ... !!

زندگی بھر آپ کو نماز، جہاد اور خدمت کے علاوہ کسی چوتھے کام میں مشغول نہ دیکھا گیا ... ... !!

اس لئے کہ اعمالِ صالحہ انہی تین پھولوں کی رنگ برنگ کلیاں ہیں ... ... !!

اللہ تعالیٰ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو ایمان و اسلام سیرت و کردار اور اخلاق و محاسن کی دولت دینے کے ساتھ ساتھ مادی دولت و ثروت سے بھی نواز رکھا تھا، یہاں تک کہ آپ فرمایا کرتے تھے ... ... !!

لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ ... ... !

لَوْ رَفَعْتُ حَجَرًا ... ... ،

لَوَجَدْتُ تَحْتَهٗ فِضَّةً وَّذَهَبًا ... ... !!

تو دیکھے گا ... ... !

اگر میں پتھر بھی اٹھاؤں ... ... ،

تو اس کے نیچے سے سونا اور چاندی پاؤں ... ... !!

دولت پائی

دولت کمائی

دولت دیکھی

لیکن

بانٹنے کے لئے، لنڈھانے کے لئے اور بہانے کے لئے

کہاں اور کس پر ۔۔ ۔۔ ۔۔ ؟؟

فی سبیل اللہ ۔۔ ۔۔ ۔۔ !

اللہ کی راہ میں ۔۔ ۔۔ ۔۔ !

اور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے میں ۔۔ ۔۔ !

غریبوں پر، فقیروں پر، راہ گیروں پر، مسکینوں پر اور اسیروں پر

جو پایا وہ بہایا ______ ، سبحان اللہ !

خودی عظمت کا زینہ ہوتی ہے۔

"غنا" غنائے قلب کا نام ہوتا ہے ۔۔ ۔۔ ۔۔، اور

"استغنا" شخصیت میں چمک اور معاشرہ میں عروج کا باعث بنتی

ہے ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ،

عبدالرحمٰن بن عوف اُن آٹھ لوگوں میں سے ایک تھے، جنہوں نے سب سے پہلے

دامن رسول صلی اللہ علیہ وسلم پکڑنے کی سعادت حاصل کی ۔۔ ۔۔ ،

یہی وجہ ہے کہ "خودی" "غنا" اور استغنا، ایسی صفات کا وہ خزینہ

تھے ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ !!

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ۔۔ ۔۔ !

مدینہ شریف میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھائی چارہ قائم کیا تو حضرت

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو حضرت سعد ابن الربیع رضی اللہ عنہ کا بھائی

بنایا ۔۔ ـــــ ـــــ ۔۔ !!

"سعد نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا۔"

"میرے بھائی! مدینہ میں سب سے مال دار شخص میں ہوں۔
جہاں سے چاہے اور جس طرح چاہے میرا مال لے اور میرے
ہاں میری دو بیویاں ہیں ان میں سے جو تمہیں پسند آئے میں
اسے طلاق دیتا ہوں تو اس سے شادی کر لے۔"
حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، فرمانے لگے .. .. !!
بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ
وَمَالِكَ
دُلُّوْنِيْ عَلَى السُّوْقِ
وَخَرَجَ اِلَى السُّوْقِ، فَاشْتَرٰى
وباع وربح
اللہ تیری آل و مال میں برکت ڈالے
مجھے بازار لے جائیے
اور پھر بازار تشریف لے گئے، مال خریدا، بیچا اور خوب فائدہ
اُٹھایا
بے شک
انقلاب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم میں .. .. .. !!
ایثارِ انصار .. .. .. اور
محنت مہاجرین کا بہت بڑا حصہ تھا
محنت اور ایثار ہی قوموں کا حقیقی سرمایہ ہوتا ہے .. .. !!
حضرت عمرو بن وہب سے مروی ہے کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے دریافت
کیا گیا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے علاوہ
اس اُمت کے کسی اور شخص کو بھی امام بنایا۔ آپ فرمانے لگے:
ایک سفر میں ہم رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک

تھے۔

صبح کا وقت ہو گیا

آپ نے میرے اونٹ کی گردن پر مارا

میں سمجھا شاید آپکو اس کی ضرورت ہے لیکن لیٹنے نہ تھا۔ تھوڑے آگے بڑھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے اتر پڑے اور نظر سے غائب ہو گئے

خاصا وقت گزر گیا۔ واپس تشریف لائے تو آپ نے وضو فرمایا۔ ہم سوار ہو گئے ——————— لوگوں کو اس حالت میں پایا کہ نماز شروع ہو چکی تھی ——————— بلکہ ایک رکعت گزر گئی تھی۔ نماز کی امامت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، فرما رہے تھے . . . . . . !!

میں نے انہیں اطلاع دینا چاہی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا . . . . . . !!!

ہم نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز پڑھی . . !!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ

کی اقتدا میں نماز پڑھی

سُبحان اللہ

اللہ اکبر

نہ صرف نماز پڑھی بلکہ فرمایا

کسی نبی کی ہر گز اس وقت تک وفات نہیں ہوتی جب تک وہ اپنی امت کے مرد صالح کے پیچھے نماز نہ پڑھ لے۔"

نماز میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کی امامت . . . . . . !!!

یہ شرافت . . . . . !!

یہ عظمت

یہ سعادت

یہ رحمت

دو ہی آدمیوں کے حصہ میں آئی

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

اور

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت تقدیر بدل نے "عبدالرحمٰن بن عوف" رضی اللہ عنہ کو علم کا متوالا اور جہالت کا دشمن بنا دیا۔ آپ جب کبھی مکہ تشریف لے جاتے تو اس جگہ ٹھہرنا سخت ناپسند فرماتے جہاں ہجرت سے پہلے دور جہالت میں رہا کرتے تھے۔

کیوں؟ اس لئے ... ... !! کہ اس منزل کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت نہیں تھی ... ... !! ایک روایت میں آتا ہے کہ اُدھر دیکھنا بھی پسند نہ فرماتے ... ... !!

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے دونوں دَور دیکھے

اندھیروں اور دبیز سیاہیوں کا

اُجالوں اور نور و رحمت کا

کاتب تقدیر نے آپ کے حصے میں اُجالے اور روشنیاں لکھی تھیں

آپ نفرت رکھتے تھے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر دشمن سے

جہالت کے ہر انداز سے

اور

شقاوت و ضلالت کی ہر قسم سے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہل بیت سے محبت دوزخ سے بچنے کا وثیقہ

ہے ۔۔ ۔۔ ۔۔ !! ان سے محبت پُل صراط سے کامیاب گذرنے کا ذریعہ ہے ——— اُن سے مودّت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرنے کا وسیلہ ہے

خوش بخت ہوتے ہیں وہ لوگ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت سے محبت رکھتے ہیں ۔۔ ۔۔ ۔۔"

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت سے جنون کی حد تک پیار تھا ۔۔ ۔۔ ۔۔ ،، تعلق تھا ۔۔ ۔۔ ۔۔ "

اور محبت تھی ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ !!

مدینہ کی ایک پُر سکون شام تھی ۔۔ ۔۔ ۔۔ "

اُفق شہر سے گرد و غبار کا ایک طوفان

اٹھا ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ "

"عروس البلاد" کی گلیاں اور کوچے ایک تجارتی

قافلے کے اونٹوں سے بھر گئے ۔۔ ۔۔ ۔۔ "

قافلہ دیکھنے لوگوں کا ہجوم ہونے لگا ۔۔ ۔۔ "

شور و شغب ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ "

ہنگامہ و غوغا ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ "

بے ربط آوازیں حجرۂ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں جا گھسیں ———

——— خانۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جہاں جبرئیل ؑ کے پر مارنے کا شور بھی کسی نے نہ سنا تھا۔ فطری بات ہے یہ شور شغب پسندیدگی سے نہ دیکھا گیا

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

نے پوچھا

مدینہ شریف میں آج کیا حادثہ پیش آگیا ہے

آپ سے کہا گیا یا اُمّ المومنین رضی اللہ عنہ

کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا تجارتی قافلہ شام سے واپس لوٹا ہے۔"

حضرت مائی صاحبہ نے سر جھٹکا اور عجیب پر تیز تیز نگاہیں ڈالیں اور فرمایا میں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تھا ..... "

رَأیتُ عبدالرحمٰن بن عوف یدخلُ الجنّۃَ حَبْوًا

میں نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ ڈگمگاتے قدموں سے جنت میں داخل ہوتے ہیں

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو جب حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دی گئی تو آپ اُٹھے اور فرمایا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اس قافلہ سے اونٹ کی ایک رسی بھی گھر نہیں لے جائے گا۔ یہ سب مال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور اہل بیت اطہار اور مساکین مدینہ پر صرف ہوگا۔

اور پھر ایسے ہی ہوا کہ مال ومتاع سے بھرے سات سو اونٹ راہِ خدا میں خرچ کر دیئے گئے ..... "سبحان اللہ" !!

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، نے صرف ایک مرتبہ راہِ خدا میں مال خرچ نہیں کیا بلکہ "انفاق فی سبیل اللہ" ان کی عادت تھی اور یہ عادت تادمِ مرگ انہوں نے قائم رکھی ..... "

ایک مرتبہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا ..... !!

یَا ابنَ عوفٍ اِنّکَ مِنَ الاغنِیَا

وَاِنّکَ سَتَدْخُلُ الجنّۃَ حَبْوًا

فَاَقرِضِ اللہَ یُطلِقْ لکَ قدَمیکَ

اے ابنِ عوف تو غنی لوگوں سے ہے

بے شک تو جنت میں داخل ہوگا لیکن ڈگمگاتے قدموں
کے ساتھ ..... !

پس اللہ کو قرضِ حسنہ دے تاکہ تیرے قدم آزاد
ہوں .

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس نصیحت کو اس طرح سینے سے لگایا کہ فرماتے "میں کماتا صرف خرچ کرنے کے لئے ہوں .... "

مالدار ہونے کے باوجود اپنا کام ہاتھ سے کرتے ، آپ کے ہاں کوئی خادم نہیں تھا اور نہ ہی آپ غلام رکھنا پسند فرماتے تھے .... "

مال دلوں کو سخت کرتا ہے اور دولت روحانیت کے لئے باعثِ مرگ بنتی ہے . لیکن جو لوگ " انفاق فی سبیل اللہ کے عادی ہو جائیں نور ہر دم ان سے قریب رہتا ہے .

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ، مالدار تھے لیکن انفاق فی سبیل نے انہیں نرم دل کر دیا تھا . چھوٹی چھوٹی باتوں پر وہ آخرت کو یاد کرتے اور دیر دیر تک روتے رہتے .... "

ایک دن آپکے سامنے کھانا رکھا تھا .... "

کھانے پر نظر پڑی تو رو پڑے اور فرمانے لگے .... !!

مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے . وہ مجھ سے بہت بہتر تھے . لیکن جب آپکو کفن دیا گیا تو آپ کا سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور پاؤں ڈھانپتے تو سر ننگا ہو جاتا . حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے وہ بھی مجھ سے بہتر تھے انہیں بھی ایک چادر میں کفن دیا گیا اور پھر آپ دنیا پر بہت روئے .... "

خاکساری اور نیازمندی کا یہ عالم تھا کہ آپ عام لوگوں یہاں تک کہ غلاموں کے ساتھ گھل مل کر بیٹھ جاتے اور آپ کو ذرہ پروا تک نہ ہوتی . دولت بیشک عجب بیدا کرتی ہے . لیکن "عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ" اس سے پاک تھے .

اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِی الْجَنَّۃِ"

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جنت میں ہوں گے ۔ ۔۔ !!

"رشکِ فقر"

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ۔ ۔۔ ۔۔ !!

جاہ و دولت سے بے نیاز طبیعت رکھتے تھے ۔۔ ۔۔ !

حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ، جس وقت دنیا سے رخصت ہونے لگے

تو جن چھ آدمیوں کا نام "بارِ خلافت کے لئے منتخب فرمایا۔ ان میں سے ایک حضرت

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے ۔۔ ۔۔ ۔۔ !!

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ،

نے بارِ خلافت اٹھانے سے انکار کر دیا

۔۔ ۔۔ ۔۔ !!

اقتدار قبول کرنے سے انکار کیا ۔۔ ۔۔ ۔۔ !!

جاہ و منصب قبول کرنے سے انکار کیا

کتنا مشکل ہوتا ہے وہ مرحلہ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ؟؟

جب دولت و جاہ چاروں طرف سے محاصرہ کر رہی ہو اور کوئی رشکِ رحمت شخص

اسے پائے حقارت سے ٹھکرا دے ۔۔ ۔۔ ۔۔ !!

اس تاریخی موقع پر حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد

فرمایا ۔۔ ۔۔ "

لَقَدْ سَمِعْتُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یَصِفُکَ بِاَنَّکَ اَمِیْنٌ فِیْ اَھْلِ السَّمَاءِ

وَاَمِیْنٌ فِیْ اَھْلِ الْاَرْضِ ۔۔ ۔۔ "

میں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

سُنا ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ !

اے ابنِ عوف رضی اللہ عنہ ۔۔۔ ۔۔۔ !

تو آسمان والوں میں بھی امین ہے

جیسے ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ !

زمین والوں کا امین ہے ۔۔۔ ۔۔۔ !

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کے مردوں کے لیے ریشم پہننا حرام ٹھہرایا ۔۔۔ ۔۔۔ " لیکن حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو اس سے مستثنیٰ ٹھہرایا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت جنگ وغیرہ کے موقع پر ریشمی لباس پہن لیا کرتے تھے

علت کچھ بھی کیوں نہ ہو ——— یہ استثناء صرف حضرت عبدالرحمٰن اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کے حصہ میں آئی ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ !!

رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد ازواج مطہرات رضی اللہ عنہ کو اگر کہیں سفر کرنا مقصود ہوتا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ان کے قافلے کے پیچھے پیچھے چلتے

یہاں تک کہ یہ کارِ رحمت اس وقت بھی نہ چھوڑا جب آپ دورِ عمر رضی اللہ عنہ اور دورِ عثمان رضی اللہ عنہ میں امیرِ حج بنائے گئے ۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ "

ازواج مطہرات رضی اللہ عنہ اور اہل بیت اطہار سے یہ خصوصی عقیدت اور لگن ہی تھی کہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ازواج سے فرماتے سُنا کہ میرے بعد جو شخص تمہارا محافظ ہوگا وہ نیکو کار اور سچا ہوگا۔"

اے اللہ !

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو سلسبیل جنت سے سیراب کر

!!

"دومۃ الجندل" کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے "حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سر پر اپنے دست مقدس سے سیاہ عمامہ باندھا اور دشمن کی طرف روانہ فرمایا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اسے ساری زندگی اپنے لئے سعادت تصور فرماتے رہے۔ جب کبھی اُمت پر کوئی مشکل وقت آپڑتا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ "سیاہ عمامہ" باندھ کر نکل آتے اور فرماتے لوگو دیکھو یہ وہ عمامہ ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر باندھا۔ "خلافت عثمان رضی اللہ عنہ" کے انتخاب کے وقت بھی آپ نے ایسے ہی فرمایا اور حضرت علی المرتضٰی نے آپ کی امانت کی اور دیانت کی گواہی دی۔

مدینہ کے غریبوں کے ساتھ بیٹھنے والا سادہ لوح حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ میدان جہاد میں اترتا تو "صاعقہ" بن جاتا۔ اکثر مشاہد میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ رہا۔ یہاں تک کہ "غزوہ احد" میں بیس زخم آئے اور آپ لنگڑا کر چلنے لگے منہ پر چوٹ آئی اور سامنے والے دانت گر گئے جس سے تتلا کر باتیں کرنے لگے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا آخری وقت آپہنچا، اُم المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا "عبدالرحمٰن"! اگر تم پسند کرو تو تمہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جوار رحمت میں دفنا دیا جائے۔ "حضرت عبدالرحمٰن" فرمانے لگے مجھے شرم محسوس ہوتی ہے کہ مجھے یہاں اتنی اونچی جگہ دفنایا جائے۔

ادب

حُسنِ ادب

اور

کمالِ ادب

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انکار فرما دیا کہ انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

جوارِ نور میں دفنایا جائے ــــــــــــــــ " اس لیے بھی کہ انہوں نے عثمان بن مظعون سے یہ وعدہ کر رکھا تھا کہ جو بعد میں فوت ہوگا اسے دوست کے پہلو میں دفنا دیا جائے گا۔ بستر مرگ پر اپنا وعدہ یاد آگیا اور فرمایا مجھے "عثمان بن مظعون" کے پہلو میں دفنا دیا جائے ۔۔۔۔ "

دوستی کی لاج رکھ لی ۔۔۔۔ "

بلکہ سچ پوچھو تو دوستی پرکھنے کا پیمانہ دے دیا ۔۔ "

رحلت کے وقت آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور فرماتے تھے کہ کہیں ایسے نہ ہو کہ میں کثرت مال کی بنا پر اصحاب رضؓ سے پیچھے رہ جاؤں ۔۔۔ "

اچانک چہرہ تمتما اٹھا اور نور و رحمت میں اللہ سے جا ملے جیسے آپ نے سن لیا ہو ۔۔۔۔ "

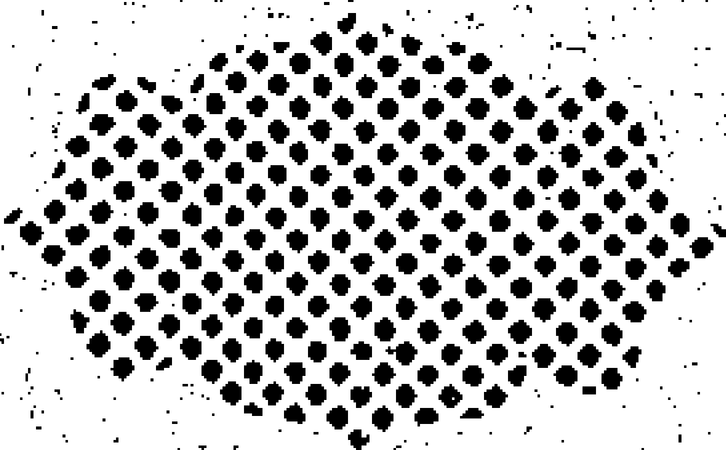
عبدالرحمن بن عوف فی الجنہ ۔۔ "

عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں ہوں گے

آپ کی وفات پر حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ۔۔ "

اے ابن عوف !

جاؤ تم نے اس دنیا کا صاف حصہ پالیا اور اس کے گندے حصے سے آگے بڑھ گئے ۔۔۔ "



حرف حرف دھڑکتا ہوا
لفظ لفظ بولتا ہوا، بات بات من میں اُترتی ہوئی!

حضرت علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب

کی فکرِ قرآن سے منور اور عشقِ رسول میں ڈوبی ہوئی روح پرور انقلاب انگیز تصانیف خود پڑھیے، دوسروں کو پڑھایئے۔

تبصرہ (سورۂ یوسف سورۂ یٰسین)
قرآن حکیم کی جمال آراء اور حکمت افروز تفسیر

معجم اصطلاحات
علمی و فنی اصطلاحات کا نادر مجموعہ

سنابلِ نور
مرشد الکریم حضرت لالہ جی محمد جمشید قدس سرہ العزیز کی محافلِ نور کی حکایاتِ مہر و محبت

صبحِ زندگی
اخلاقی اور روحانی زوال کی مہیب تاریکیوں میں ملت اسلامیہ کیلئے حیاتِ جاوداں کا پیغام

صفیرِ انقلاب
خوابِ غفلت میں ڈوبے ہوئے افرادِ ملت کے لیے دعوتِ عمل

پروقار محبت عزت نواز عشق
حبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جاں نواز کیفیات کی ایمان افروز تفصیل

سراغِ زندگی
فلسفۂ عبادت پر ایک منفرد تحریر

حقیقتِ تقویٰ
تقویٰ کی کیفیتوں اور تقاضوں پر مشتمل ایک حسین تصنیف

- میلاد النبی بیانِ برکت
- حسن السمت
- فکرِ بنات
- فکرِ شباب
- معیارِ عمل
- بارِ امانت
- سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ
- ابو درداءؓ
- عبدالرحمٰن بن عوفؓ
- جعفر بن ابی طالبؓ
- مصعب بن عمیرؓ
- عباس بن عبدالمطلبؓ
- صہیب بن سنانؓ
- بلال حبشیؓ
- ابو ایوب انصاریؓ